



سوال

(145) کسی عزیز کے فوت ہونے پر تین دن تک کھانا کھلانا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعض لوگ کسی کے فوت ہو جانے پر تین دن تک تمام رشتہ داروں کو جو تعزیت کے لیے آئے ہوتے ہیں، کھانا دیتے ہیں، صرف اس لیے کہ یہ خاندان میں رسم ہے کہ جب کوئی فوت ہو جائے تو تین دن تک خاندان والے باری باری میت والے گھر کو اور تمام رشتہ داروں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ پھر اس میں یہ خیال بھی رکھا جاتا ہے کہ صرف مرغی ہی کپکے۔ کھانے کے بعد چائے بھی ضروری قرار دی جاتی ہے۔ غرض یہ احساس ہی نہیں ہوتا کہ یہ میت والا گھر ہے۔ گھر کی عورت چولہے کے آگے کھڑی ہوتی ہے، کھانے اور چائے کے ساتھ ساتھ دنیا جہان کی باتیں بحث ہوتی ہیں۔ کیا یہ بدعت میں نہیں آتا جب کہ ہمیں نبی ﷺ کے زمانے میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ ان تمام مسائل سے آگاہ کیا جائے۔ (طیبہ نسریں، اسلام آباد) (۲۵ جون ۲۰۰۳ء)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صرف میت کے گھر والوں کو وقتی طور پر کھانا کھلانے کا جواز ہے۔ حدیث میں ہے جب حضرت جعفر کی شہادت کی خبر آئی تو نبی ﷺ نے فرمایا:

‘إِضْنُوا لِأَهْلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَهَذَا مَا بُنِمَ نَائِشْتَانُكُمْ - (سنن أبی داؤد، باب ضَمْنَةِ الطَّعَامِ لِأَهْلِ النَّيْتِ، رقم: ۳۱۳۲، امام ترمذی (۹۹۸) نے فرمایا حسن صحیح۔ ابن ماجہ، رقم: ۱۶۱۰)

”سبل السلام“ میں ہے:

‘وَأَنَا الْإِنْسَانُ إِنَّمَا يَنْتَمِلُ الطَّعَامُ لَهْمٍ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَهُوَ الَّذِي أَفَادَهُ حَدِيثُ جَعْفَرٍ (سبل السلام: ۳۱/۳)

”اہل میت کو بطور احسان کھانا پہنچانے میں کوئی حرج نہیں، حدیث جعفر سے یہی بات مستفاد ہے۔“

ہاں البتہ اہل میت کے ساتھ شرکائے تدفین کا کھانا تیار کرنا ناجائز ہے۔ حدیث جریر میں عبد اللہ بن علی رضی اللہ عنہ میں ہے:

كُنَّا لَقْدُ الْإِجْتِمَاعِ إِلَى أَهْلِ النَّيْتِ وَضَمْنَةِ الطَّعَامِ بَعْدَ دَفْنِهِ مِنَ الْبَيْتِ (مسند احمد (۲۰۳/۲) رقم: ۶۹۰۵)

اس کی سند صحیح ہے۔



”میت کی ہدفین کے بعد اہل سنت کے ہاں جمع رہنا اور کھانا تیار کرنا بھی ہمارے (صحابہ کے) نزدیک نوحہ میں سے ہے (جس سے حدیث میں منع کیا گیا ہے۔)“

ہذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، کتاب الجنائز: صفحہ: 179

محدث فتویٰ